بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشاعت خاص صد سالہ عرس امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

افادات

مجدد دین وملت الشاہ

امام احمد رضا خان قادری

مرتب

محمد شرافت علی قادری رضوی

زیر سرپرستی

تصویر نائب محدث اعظم پاکستان

صاحبزادہ پیر ابوالحسن محمد غوث رضوی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سمندری شریف (پاکستان)

اہتمام

محمد شرافت علی قادری رضوی

مہتمم: جامعہ حنفیہ کرول سمندری (پاکستان)

نام کتاب	تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مرتب	...... محمد شرافت علی قادری رضوی
پسند فرمودہ	...... مفتی محمد سعید رِضوی صاحب
خصوصی تعاون	میاں شاہد محمود، محمد احمد رضا، محمد حسنین مصطفیٰ
با اہتمام	محمد شرافت علی قادری رضوی 0344-8672550
	چیئرمین رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری
تاریخ اشاعت	۲۵ صفر المظفر ۱۴۴۰ ہجری
تعداد	...... ۱۱۰۰
کمپوزنگ	محمد امین قادری ایم اے
ناشر	رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری (پاکستان)

ملنے کے پتے

- ...... جامعہ حنفیہ ۷ ۴۳۴ گ۔ب سمندری (پاکستان)
  فون نمبر: 0344-8672550
- ...... ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل ۲۵ جاپان منشن ریگل صدر رضا چوک کراچی (پاکستان) 021-32725150

برائے ایصالِ ثواب

میاں محمد عمران منڈ (مرحوم)

نوٹ: اِس کتاب کی پروف ریڈنگ انتہائی احتیاط سے کی گئی ہے اگر پھر بھی کوئی لفظی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جا سکے۔

(ادارہ)

پیش لفظ

اللہ کریم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولین و آخرین کے امام بنانے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لازوال کمال سے نوازا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ بکمال سے قبل ہی انکارِ ختم نبوت جیسے فتنے رونما ہونا شروع ہو گئے تھے۔ تاہم صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے جس جذبے سے منکرین ختم نبوت کا مقابلہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

گزرتے ادوار میں انکارِ ختم نبوت کا فتنہ کسی نہ کسی صورت میں نمودار ہوتا رہا اور کیوں نہ ہوتا صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیس ایسے دجال کذاب ہوں گے جو خود کو نبی گمان کریں گے، ہر دور میں علمائے حقہ نے اپنی بساط کے مطابق اِس فتنے کی سرکوبی کی۔

چودہویں صدی میں پیدا ہونے والے اِس فتنے کے سدباب کیلئے امام اہلسنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو قلمی کاوشیں فرمائیں اِن میں ایک کتاب بنام ''جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم نبوہ'' منظرِ عام پر آئی۔ اِس کی زبان زیادہ علمی اور عربی عبارات کی وجہ سے عوام الناس اِس سے استفادہ کرنے سے قاصر تھی۔

رشد الایمان فاؤنڈیشن نے اِس عوامی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اِس میں سے صد سالہ عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ایک سو (۱۰۰) احادیث کا انتخاب کیا اور تاویل عربی عبارات سے صرف ونظر کرتے ہوئے اُردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اِس کو تاجدارِ ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ رب العالمین تاجدارِ ختم نبوت کے صدقے قارئین کرام کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

محمد شرافت علی قادری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْن، مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد ﷺ تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے۔

یامن یصلی علیہ ھو وملئکتہ صل علیہ و علیٰ اٰلہ و صحبہٖ و بارک و سلم تسلیما اٰمین رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطٰن و اعوذبک رب ان یحضرون و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقاً وَ اٰخرھم بعثاً واٰلہ وصحبہ والتابعین و لعن وقتل اخزی و خزل مردۃ الجن و شیطٰین الانس واعاذنا ابدامن شرھم اجمعین۔ اٰمین

اے وہ ذات جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل واصحاب پر اور سلام کامل، آمین۔ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے ،اور اے میرے رب تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ، اور صلوٰۃ اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اوّل اور بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل و اصحاب اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور ذلت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرکش جنّوں اور انسانی شیطانوں پر ،اور ان کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے۔ آمین (ت)

اللہ عزوجل سچّا اور اس کا کلام سچّا، مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ ماننا الہ سبحٰنہ وتعالےٰ کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرض اوّل اور مناط ایمان ہے یونہی محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو خاتم النّبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے۔ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔(القرآن الکریم ۳۳/۴۰)(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت)نص قطعی قرآن ہے،اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے،نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے بین الکافر جلی الکفران ہے،

احادیث مبارکہ

1۔بریّتِ آدم اور ختم نبوّت

طبرانی معجم کبیر میں اوحاکم بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی:یا رب اسئلک بحق محمد ان غفرت لی الٰہی میں تجھے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ارشاد ہوا، اے آدم! تونے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو کیوں کر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تونے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الاّ اللہ محمّد رسول اللہ تو میں نے جانا تونے اسی کا نام پاک اپنے نام کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے پیارا ہے، فرمایا:

صدقت یاآدم انہ لاحب الخلق الیّ اے آدم! تونے سچ کہا بے شک وہ مجھے
و اذ سألتنی بحقہ فقد غفرت لک تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو

و لولا محمد ما خلقتک÷المستدرک للحاکم کتاب التاریخ استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد ﷺ دارالفکر بیروت ۲/۶۱۵،دلائل النبوۃ للبیھقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ ﷺ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/۴۸۹)۔ زاد الطبرانی وھو اٰخر الانبیاء من ذرّیتک÷ المعجم اوسط للطبرانی ،حدیث ۶۴۹۶،مکتبہ المعارف ریاض ۷/۲۵۹)

نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی ، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، طبرانی نے یہ اضافہ کیا، وہ تیری اولاد میں سے پچھلا نبی ہے ﷺ

2۔ حضرت موسٰی اور ختم نبوت

ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

جب موسٰی علیہ السلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا یہ امت احمد کی ہے ﷺ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر الفضیلۃ لارابعۃ عالم الکتب بیروت، ۱/۱۴)

3۔ حضرت آدم اور سرکار دوعالم

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالٰے نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی ، الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا، یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع ہے اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا"۔ صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم۔ (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ماورد فی اصطفائہ علی العالمین الخ دارالفکر بیروت ۲/۱۱۱)

4۔خاتم النّبیین بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی، فرمایا:

بین کتفی اٰدم مکتوب ، محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و سلّم۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما ذکر ما خص بہ و شرف ہ الخ عالم الکتب بیروت ۲/۱۳۷)

5۔محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور دروازہ جنت ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی:

"یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنّت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا وُہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، پھر توریت مقدّس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق"یعنی امت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱/۴۳۴)

6۔خاتم الانبیاء کی بشارت ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیّدنا ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

"بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیہ بمحمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دارالصادر بیروت ۱/۱۶۳) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

7۔یعقوب علیہ السّلام و خاتم الانبیاء محمد بن کعب قرظی سے راوی:

"اللہ عزّ و جل نے یعقوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت بیت

المقدس کی بند تعمیر بنائے گی اور اس کا نام احمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیہ بمحمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دارالصادر بیروت ۱/۱۶۳)

8۔اشعیاء اور احمد مجتبےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی:

"اللہ عزّوجل نے اشعیاء علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر وحی بھیجی میں نبی امّی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کی تخت گاہ ملک شام، ضرور اس کی امّت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔(الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم وابونعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ دارالکتب الحدیثۃ ۱/۳۳،۳۴)

9۔کتب سماوی میں اسم محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت سے راوی:

"نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے: احمد، محمد، ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والے) مقفر (سب پیغمبروں کے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر) حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، اہل کتاب سے (حق کو باطل سے جدا کرنے والے) ماذماذ (ستھرے، پاکیزہ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ۔(الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس باب اختصامہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الخ دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمہوریہ بعابدین)

10۔خاتم الانبیاء سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی:

"جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزّت والا ہو، تمھارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ وہ جب تک

میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ، بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزّت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا۔ (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما خص بہ وشرف بہ من بین الانبیاء دار الفکر بیروت ۲/۱۳۶۔۳۷) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

11۔ آخر النّبیین خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ۔رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

"شب اسریٰ مجھے میرے رب عزّوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امّتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمد للہ ربّ العالمین!

(تاریخ البغداد ترجمہ ۷۲۵۵ ابو عبد اللہ احمد بن محمد النزلی دار لکتاب العربی بیروت ۵/۱۳۰)

12۔ رحمۃ اللعٰلمین ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابویعلیٰ و بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی:

"یعنی پھر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارواح انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داوٗد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام بہ ترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے رب جل جلالہ کی حمد ثناء کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کو جس نے مجھے سب جہاں

کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اوّل اور انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحہ ءِ دیوان نبوت اور خاتمہ دفتر رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ان وجوہ سے محمد ﷺ تم سے افضل ہوئے پھر حضور ﷺ سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عزّ جلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیار بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرّحمٰن لکھا ہے، میں نے تیرے لیے تیرا ذکر اونچا کیا کہ مرا ذکر نہ ہو جب تک تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے ہیں اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا۔ ﷺ (جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ سبحان الذی اسریٰ الخ المطبعۃ المیمنۃ مصر ۱۵ / ۷ تا ۹)

13۔ حدیث شفاعت: امام احمد و ابو داؤد و طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلیٰ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں:

"یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السّلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیّدنا عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز سر بمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اسے پا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد ﷺ خاتم النّبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عزّ و جل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہے احمد اور ان کی امت، ﷺ، تو ہمیں

پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب اُمتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہو گا اور سب اُمتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے راستہ دیں گی"۔(مسند ابو یعلیٰ۔ حدیث ۲۳۲۴۔ عبد اللہ ابن عباس۔ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت۔ ۶/۳)

14۔ انبیاء کا التجائے شفاعت:

احمد و بخاری مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

فیاتون محمدا فیقولون یا محمد انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورہ بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۶۸۵)

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین، افضل المرسلین ﷺ کے حضور آکر عرض کریں گے، حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

15۔ حضرت آدم اور اذان اوّل

ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

نزل اٰدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، قال اٰدم من محمد، قال اٰخر ولدك من الانبیاء

جب آدم علیہ الصّلوٰۃ و السّلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبرائیل امین علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں، کہا آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی (ﷺ)

(حلیۃ الاولیاء، ترجمہ عمرو بن قیس الملائی، دار الکتاب العربی البیروت، ۵/۱۰۷)

16۔انشراح صدر ابو نعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حُلبس سے مرسلاً و دارمی وابن عساکر بطریق یونس ھذا عن ابی ادریس الخولانی عبدالرّحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً راوی ھذ الفظ المرسل رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا:

انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشر (الحدیث ھذا مختصر) (الخصائص الکبریٰ بحوالہ نعیم عن یونس، باب ما جاء فی قلبہ الشریف، دارالکتب الحدیثۃ، ۱/ ۱۶۲)	حضور رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل نے اتر کر حضور اکرم کا شکم چاک کیا، پھر کہا:

قلب و کیع فیہ اذنان سمیعتان و عینان بصیرتان محمد رسول اللہ المقفی الحاشر، الحدیث (الخصایص الکبریٰ، باب ما جاء فی قلبہ الشریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، دارالحدیثۃ شارع الجمہوریۃ بعادین۔ ۱/ ۱۶۲)	مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

17۔بشارت میلاد الرّسول ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیّب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انہوں نے فرمایا: میرے باپ اعلم علمائے تورات تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ السّلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا وہ اپنے سے کوئی شئے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا، اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا میں نے اس

اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شائد کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو اتو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو خود ہی اس کا پیرو ہو جائے گا، یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کو دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے:

محمد رسول الله خاتم النبيين لا نبي بعده مولده بمكة و مهاجره بطيبة۔ الحدیث

(الخصایص الکبریٰ ،باب ما جاء فی قلبہ الشریف ﷺ، دارالحدیثہ شارع الجمھوریۃ بعادین۔ ۱/۱۶۲)

محمد اللہ کے رسول ہیں ، سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو ﷺ۔

18۔ راہب کا استفسار بیہقی و طبرانی و ابو نعیم اور خرائطی کتاب الھواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیوں کر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دَیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا:

اما انه سوف يبعث منكم و شيكا نبي فارعوا اليه و خذوا بحظكم منه ترشدوا فانه خاتم النبيين۔

سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب سے پچھلا نبی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہو گا؟ کہا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، انتہی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الخصائص الکبریٰ بحوالہ البیہقی والطبرانی والخرائطی باب اخبار الاحبار، الخ، دارالکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین، ۱/۵۸۔۵۷)

19۔ قبل ازولادت شہادت ایمان زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھم وعنہ موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالم تاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختم پناہی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شہادت دیتے ابن سعد وابو نعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے، انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا، اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے، میرے خیال میں مَیں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا، اے عامر میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، ان کے شانوں کے بیچ میں مہر بنوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہو گی، ان کی قوم ان کو مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہو گا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہو گا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد کلھا اطلب دین ابراہیم، وکل من اســأل من الیھود و النصـــاریٰ والمجوس یقول ھذا الدین وراءك ، و ینعتونہ مثل ما نعتّہ لك ، و یقولون لم یبق نبی غیرہ۔	کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود و نصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے اس کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا ،**قد رأیته في الجنة یسحب ذیله**، میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔ (الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ ، باب اخبار الاحبار الخ، دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/۶۱۔۶۲)

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود و نصاریٰ و مجوس نے تو بالاتفاق حضور اقدس ﷺ پر نبوت ختم ہو جانے کی شہادتیں دیں اور آجکل کے کذاب بدلگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر یہ ہے کہ اس وقت تک ان فرقوں کو حضور پرنور ﷺ سے بغض و حسد نہ تھا

20۔ مقوقس شاہِ مصر کی تصدیق ولادت

امام واقدی و ابو نعیم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہِ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس ﷺ کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد ﷺ کیلئے ذلیل و خاضع کردیا، ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار اور ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ

رومی نہ چھوڑا جہاں جہاں محمد ﷺ کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: هل بقی احد من الانبیاء۔ آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ بولا:

"ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسےٰ علیہ الصلواۃ والسّلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امیّ عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے"ﷺ

پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے از انجملہ کہا:

"انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا، وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔"

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور واپس آکر اسلام لایا۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم۔ الفصل الخامس۔ عالم الکتب بیروت، ص ۲۲،۲۱)

21۔ میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابو نعیم حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی، کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں ایک آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے، لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

هذا کوکب احمد قد طلع هذا الکوکب لا یطلع الا بالنبوة ولم یبق من الانبیاء الاّ احمد۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص ۱۷۔ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاخیار	یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں۔ ﷺ

الخ،دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمھوریہ بعابدین
(۱/۲۴)

22۔یہودی علماء کے ہاں ذکرولادت امام واقدی وابونعیم حضرت حویصرین مسعود رضی اللہ تعالےٰعنہ سے راوی:

قال کنا و یھود فینا و کانوا یزکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمہ احمدولم یبق من الانبیاء غیرہ وھو فی کتبنا۔ الحدیث(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل الخامس،عالم الکتب بیروت،ص۱۷)

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے انکانام پاک احمد ہے اب انکے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

23۔احبار کی زبان پر نعتِ نبی ابونعیم بن ثابت سے راوی:

"یہود بنی قریظہ وبنی نضیر کے علماء حضور سیّدعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صفت بیان کرتے ہیں جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے،ان کی ہجرت گاہ مدینہ، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہ حسد وبغاوت منکر ہوگئے"۔(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبار لاخیار الخ،دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمھوریہ بعابدین ۱/۲۷)

فلما جاء ھم ما عرفو کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین۔(القرآن الکریم،۲/۸۹)

تو تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے بعد منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔(ت)

24۔اہلِ یثرب کو بشارتِ میلادالنبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زیاد بن لبید سے راوی،میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھاناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتاہے:

"اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ ﷺ (الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبار لاخیار الخ، دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمھوریہ بعابدین ۱/۲۸)

25۔ یوشع کی زبان پر نعتِ رسول

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں اک روز بنی عبد الاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آلگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے ﷺ حرم سے تشریف لائیں گے ان کا حلیہ و وصف یہ ہوگا میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا، وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی پاک ﷺ کا ذکر پاک ہو رہا تھا اُن میں زبیر بن باتا نے کہا:

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی و ظھورہ و لم یبق احد الا احمد و ھذہ مھاجرہ۔ (الخصائص الکبریٰ باب اخبار الاخیار بحوالہ ابی نعیم دارالکتب الحدیثۃ شارع الجمھوریہ بعابدین ۱/۶۶۔۶۵) (دلائل النبوۃ، الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص۸)

بے شک سرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت و ظہور پر چمکتا ہے اور اب کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے ﷺ

26۔ ولادت مبارک پر یہودی کا اعلان

ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا، جس رات حضور پر نور ﷺ پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا:

"جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے" ﷺ(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن سعد و الحاکم و البیہقی و ابی نعیم، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ الخ، دارالکتب الحدیثۃ، بعابدین، ۱/۱۲۳)

27۔ اسماء النبی

اجلہ ائمہ بخاری و مسلم ترمذی نسائی و امام مالک و امام احمد و ابو داوٗد طیالسی و ابن سعد و طبرانی و حاکم و بیہقی و ابو نعیم و غیرھم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی و انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔(صحیح مسلم ،کتاب الفضائل،باب فی اسماء ﷺ،قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱)(شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول ﷺ حدیث ۱۳۹۷، دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۴۱)

بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں ، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہو گا ، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ﷺ

28۔ انا محمّد و احمد ﷺ

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انا محمد و احمد والمقفی و الحاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمۃ۔(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ ﷺ ،قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۲۶۱)

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی۔ ﷺ

29۔ توبہ قبول کرنے والے نبی ﷺ امام احمد و ابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سیّد عالم ﷺ مجھے ملے ارشاد فرمایا:

انا محمد و انا احمد و انا نبی الرحمۃ و نبی التوبہ و انا المقفی و انا الحاشر و نبی الملاحم۔

(شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ الخ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۵۹۷)

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخری نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، ﷺ

30۔ مالک لوائے حمد طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انا محمد و انا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علیٰ قدمی ، وانا ماحی الذی یمحوا اللہ بي الکفر ، فاذا کان یوم القیٰمۃ کان لواء الحمد معی ، و کنت اما م المرسلین و صاحب شفاعتھم۔

(مسند احمد بن حنبل حدی ث حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، دارالفکر بیروت، ۵/۴۰۵)

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہو گا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا، ﷺ

اسمائے طیبہ خاتم و عاقب و مقفی تو معنٰی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر، امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

قال العلماء معنا ھما (ای معنی روایتي قدمی التثنیۃ والافراد) یحشرون علیٰ

علماء نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمی تثنیہ کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر

اثری و زمان نبوتی و رسالۃ و لیس بعدی نبی (شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب فی اسماء ﷺ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱)

میرے پیچھے میری نبوت ورسالت کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت

تیسیر میں ہے:

ای علیٰ اثر نوبتي ای زمنها ای لیس بعدہ نبی (التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء، مکتبہ امام شافعی الریاض ۱/۳۴۳)

یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

جمع الوسائل میں ہے:

قال الجزری ای یحشو الناس علیٰ اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی (جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول ﷺ دارالمعرفہ بیروت ۲/۱۸۲)

جزری نے فرمایا، یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔(ت)

31۔ دس اسمائے مبارکہ ابن مردویہ تفسیر اور ابو نعیم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان لی عشرۃ اسماء عند ربي انا محمد و احمد و الفاتح والخاتم و ابو القاسم و الحاشر والعاقب والماحی و یٰس و طٰہ (الکامل فی ضعفاء، ترجمہ سیف بن وہب دارالفکر بیروت ۳/۱۲۸۳)

میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں، محمد و احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم النبوت و ابو القاسم و حاشر و آخر الانبیاء و ماحی کفر و یٰسین و طٰہ ﷺ

32۔ رسولِ ملاحم ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ان لی عند ربی عشرۃ اسماء، میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں، از انجملہ

محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی خاتم الانبیاء ورسول الرحمۃ رسول التوبہ ورسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: **و انا المقفی قفیت النبین عامۃ و انا قثم** میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ وہب بن وہب بن خیر بن عبداللہ بن زہیر دارالفکر بیروت ۷/۲۵۲۷)

33۔الحاشر والعاقب حاکم مستدرک میں بافادہء تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کنیسہ یہود میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا، فرمایا، اے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ **"و باؤ بغضب من اللہ فباؤ بغضب علیٰ غضب"** (القرآن الکریم ۲/۹۰،۶۱) اور خدا کے غضب میں لوٹے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ت) اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کس نے جواب نہ دیا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

ابیتم فواللہ لانا الحاشر و انا العاقب و انا النبی المصطفےٰ امنتم او کذبتم ۔(المستدرک للحاکم کتاب المعرفۃ الصحابۃ مطبع دارالفکر بیروت ۳/۴۱۵)

تم نے نہ مانا خدا کی قسم میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

34۔رسول جہاد ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

انا محمد و انا رسول الرحمۃ انا الملحمۃ انا المقفی والحاشر

میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ذکر اسماء الرسول ﷺ دار الصادر بیروت ۱/۱۰۵) الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں ﷺ

35۔ نوع اٰخر: ہو الاوّل والاٰخر والظاہر والباطن (القرآن الکریم ۵۷/۳)

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر

انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں۔

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب فرض الجمعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۲۰) ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

36۔ مسلم وابن ماجہ میں ابوہریرہ وحذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

نحن االاٰخرون من اھل الدنیا و الاولون یوم القیٰمۃ المقضی لھم قبل الخلائق۔ (صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب فضیلۃ یوم الجمعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۸۲) ہم دنیا میں سب کے بعد اورآخرت میں سب کے سابق ہیں، تمام جہانوں میں سب سے پہلے ہمارے لیے حکم ہو گا۔

37۔ دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرجود اختیار فی اختیار افنحن الاخرون و نحن السابقون یوم القیٰمۃ (کنزالعمال بحوالہ دارمی حدیث ۳۲۰۸۰ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۴۴۲) بے شک اللہ نے مجھے مدت و اخیر زمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا توہم ہی سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے۔ ﷺ

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحومو مجھے اللہ تعالیٰ نے محض رحمت کے وقت الختصر لی اختصارا (سنن دارمی باب ۸ ما پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اعطی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الفضل دار المحاسن لطباعۃ المصر ا / ۳۲)

اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں بیان کی۔

38۔ آخر زمان اور اولین یوم قیامت

اسحاق بن راہو یہ مسند اور ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا والذی اصطفیٰ محمداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی البشر لا افارقک۔ قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا واللہ خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اس کو طمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا، عمر! تم اس تپانچے کے بدلے میں اس کو راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، اور موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کو مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت داخل نہ ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ

علیک و علیھم و سلم (المصنف لابن ابی شیبہ ،کتاب الفضائل حدیث ۱۱۸۵۱ ادارہ القرآن والعلوم اسلامیہ کراچی ۱۱/ ۵۱۱)

ÍÇ۔ دریائے رحمت بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انما بعثت فاتحاً و خاتماً میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہو

ا۔(بیہقی شعب الایمان حدیث ۵۲۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۰۸)

40۔ آخرین بعثت ابن ابی حاتم وبغوی ثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اورابن سعد طبقات اورابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ ﷺ نے آیہ کریمہ۔**و اذ اخذنا من النبین میثاقھم ومنک و من نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم**۔ کی تفسیر میں فرمایا:

کنت اول النبین فی الخلق و' اخــرھم فی البعــث (تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ و اخذ نا من النبین الخ حدیث ۱۷۵۹۴ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکۃ المکرمہ ۵/ ۲۳۲) میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

قتادہ نے کہا: فبدأ فی قبلھم -------------------اسی لئے رب العزت تبارک و تعالیٰ نے آیہ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پر نور ﷺ کا نام پاک لیا ﷺ

41۔ سب سے پہلے بلیٰ عرض کرنے والے ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے تو حضور کو سب پر تقدم کیوں کر ہوا:

ان اللہ تعالیٰ لما اخذ من بنی اٰدم من ظھورھم ذریاتھم و اشھدھم علیٰ نفسھم الست بربکم کان محمد ﷺ اول من قال بلیٰ و لذلک صار یتقدم الانبیاء وھو اٰخر یبعث (الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی سہل باب خصوصیۃ النبی ﷺ بکونہ اول النبیین فی الخلق دارالکتب الحدیثۃ بعابدین ۱/۹)

جب اللہ تعالیٰ نے ان کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روز میثاق نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمھارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے کلمہ بلیٰ عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی ﷺ کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالاں کہ حضور ﷺ سب کے بعد مبعوث ہوئے۔ ﷺ

42۔ حضرت فاروق اعظم کا طریق ندا و خطاب بعد از وصال شفا شریف میں امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابو لعباس قصا و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرھا کتب معتمدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفاتِ حضور سیّد الکائنات علیہ افضل الصلواۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پر نور ﷺ حضور کو ندا کرکے عرض کئے ہیں اُنہیں میں گزارش کرتے ہیں:

بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک اٰخر الانبیاء و ذکرک فی اولھم ،

یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزّ و جل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا اور یاد کر

فقال اللہ تعالیٰ و اخذنا من النبین میثاقھم و منک و من نوح الاٰیۃ

۔(المواہب لدنیہ ، باب وفاۃ ﷺ ، مکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۵۵۵)

جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیھم الصلواۃ والسلام۔

43۔ حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر ب مرزوق تلمسانی شرح شریف میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا، السلام علیک یا ظاہر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا: اے جبریل یہ صفات تو اللہ تعالیٰ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیوں کر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف مشتق فرمائے،

وسماک بالاوّل لانک اول الانبیاء خلقا وسماک بالاٰخر لانک اٰخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الیٰ اٰخر الامم۔

حضور کا اوّل نام رکھا حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء اور نبی امت آخرین ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلواۃ السّلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔

حضور کو ظاہر کا نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سماوات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پُر نور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر درود بھیجے۔

فربک محمود و انت محمد و ربک الاول و الاٰخر والظاھر و الباطن و انت الاول والاٰخر والظاھر والباطن	پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اوّل ہے و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں

سیّد عالم ﷺ نے فرمایا:

الحمد للّٰہ الذی فضلنی علیٰ جمیع النبیین حتی فی اسمی و صفتی	سب خوبیاں اللہ عزّ و جل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں

44۔ نوعِ اٰخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب و احلت لی الغنائم و جعلت لی الارض مسجد او طھور او ارسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیون (صحیح مسلم کتاب المساجد باب مواضع الصلواۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹)	میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہاں ماسویٰ اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کیے گئے ﷺ

45۔خاتم النبیین دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری اور تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابو نعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر ، وانا خاتم النبیین ولا فخر ، وانا شافع و مشفع ولا فخر (سنن دارمی، حدیث ۵۰ باب مااعطی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم من الفضل دارالمحاسن قاہرہ مصر ۱/۳۱)

میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیاہوں اور وجہ فخر ارشاد نہیں کہتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

46۔احمد وحاکم وبیہقی وابن جان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

انی مکتوب عنداللہ فی ام الکتاب لخاتم النبین و ان اٰدم لمنجدل فی طینتہ(المستدرک کتاب التاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دارالفکر بیروت ۲/۶۰۰)

بے شک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے

؎آدم سرو تن بآب وگل داشت

کو حکم بملک جان ودل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے جبکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بحکم خداوندی جان ودل سے سرفراز تھے۔ت)

47۔لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت مواہب لدنیہ مطالع المسرات میں ہے:

"صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں اللہ وعزوجل نے زمین وآسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی

تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا ہے بے شک محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں ﷺ "

48۔ **عمارت نبوت کی آخری اینٹ** احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد و شیخین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابو سعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی کعب رضی اللہ عنھم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متعاربہ راوی حضور خاتم المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی دیکھنے والے اسکے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں ﷺ۔

49۔ امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیّدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اول الرسل آدم و آخرھم محمد (نوادر الاصول حکیم ترمذی) سب رسولوں میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد ﷺ

50۔ **سوسمار کی گواہی** طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابو نعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس ﷺ مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزّیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار

ایمان نہ لائے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح عربی زبان میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

لبّیک و سعدیک یا زین من وافی یوم القیٰمة۔ — میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''من تعبد'' تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی:

الذی فی السماء عرشه و فی الارض سلطانه و فی البحر سبیله و فی الجنة رحمته و فی النار عذابه۔ — وہ جس کا عرش آسمان میں، سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں

فرمایا، ''من أنا'' بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی:

انت رسول رب العٰلمین و خاتم النبین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک۔ — حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا وہ نامراد رہا

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰه الا اللّٰه و انّک رسول اللّٰه میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ت۔ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر الظبی والضب، عالم الکتب بیروت ۲ / ۱۳۴)

51۔ مہر نبوت ترمذی طویل حدیث حلیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: بین کتفیه خاتم النبوة وھو خاتم النبیین (جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی الصفۃ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، امین کمپنی کتبخانہ

رشیدیہ دہلی ۲/۲۰۵) حضور کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

52۔ طبرانی معجم اور ابو نعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں:

اجعل شرائف صلواتک و نوامی برکاتک و رأفة تحننک علیٰ محمد عبدک و رسولک الخاتم لما سبق و الفاتح لما اغلق (المعجم الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبہ المعارف الریاض ۱۰/۳۶)	الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی ہوئی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے، صلی اللہ علیہ وسلم

53۔ صحیح بخاری شریف میں مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱)	انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا تو دوسرا اس کے بعد آتا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

54۔ احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بشرط صحیح مسلم، کما قاله الحاکم و اقره الناقدون۔ (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (جامع الترمذی،	بے شک نبوت و رسالت ختم ہو گئی اب میرے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابواب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ الخ امین کتب خانہ رشیدیہ
دہلی ۲ /۵۱)

55۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحہ (صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب مبشرات، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۱۰۳۵)

نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

56۔ طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تریٰ لہ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۳۰۵۱، مکتبی الفیصلیہ البیروت ۳ /۱۷۹)

نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

57۔ احمد و ابن ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالےٰ عنھا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات

نبوت ہو گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ابواب التعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحہ، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۲۸۶)

58۔ صحیح مسلم و سنن ابی داوٗد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے مرض مبارک جس میں وصال اقدس ہوا، پردہ اٹھایا، سر انور پر پٹی بندھی تھی، لوگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے، حضور نے ارشاد فرمایا:

یایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تریٰ لہ(سنن ابن ماجہ ابواب التعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحہ، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص۔۲۸۶۔۸۷)	لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھاخواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

59۔اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح رؤیائی و طبرانی و ابو یعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی ابن عساکر اور خطیب رواۃ المالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابو سعید خدری رضی للہ عنھم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (جامع الترمذی ، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ۲/ ۲۰۹)	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

60۔شہزادہءرسول کا وصال صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے:

"میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول ﷺ کو دیکھا تھا، فرمایا انکا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

61۔امام احمد کی روایت انہیں سے یوں ہے، کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ کو فرماتے سنا:

لو کان بعد النبی ﷺ نبی ما مات ابنہ ابراہیم (مسند امام احمد بن حنبل ،بقیہ حدیث حضرت عبداللہ بن اوفیٰ، دارالفکر بیروت، ۴/ ۳۵۳)	اگر حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضور ﷺ کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

62۔ امام ابو عمر ابن عبد البر بطریق اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

کان ابراھیم قد ملأ المھد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن عن انس ،المقصد الثانی، دار المعرفۃ بیروت، ۳/۱۶۔۲۱۵)

حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم گہوارے کو بھر دیتا، اگر زندہ رہتے نبی ہوتے، مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔

63۔ نوع آخر (ف۔ نوع پنجم، حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال اور کذاب ہے۔)

بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ و علی آلہ الکرام جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے، دجّال، کذاب مستحق لعنت و عذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم و ابو داوٗد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، وھذا حدیث ثوبان رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (سنن ابی داوٗد، کتاب الفتن، ذکر الفتن و دلائلھا، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/۲۲۸) و لفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین (صحیح البخاری، کتاب الفتن، /۱۰۵۴)

عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ت)

64۔ **کذّاب اور دجّال** امام طبرانی و ضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربع نسوۃ و انی خاتم النبیین لا نبی بعدی (مسند امام احمد، حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، دارالفکر بیروت، ۵/۳۹۶)

میری امت دعوت میں (کہ مومن و کافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ

65۔ جھوٹے مدعیان نبوت

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتیٰ یخرج ثلثون دجّالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی ۔ الحدیث (تہذیب تاریخ ابن عساکر، ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۳/۴۴۵)

قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تیس کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

66۔ ابویعلیٰ مسند میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذاباً منھم مسیلمة و العنسی والمختار (مسند ابو یعلیٰ، مروی از عبداللہ بن زبیر، حدیث ۶۷۸۶، موسسۃ علوم القرآن بیروت ۶/۱۹۹)

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں، ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے، اخذھم اللہ تعالےٰ

الحمدللہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کتے شیر ان اسلام کے ہاتھوں سے مارے گئے، اسود مردود خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنھما میں، وللہ الحمد (مسیلمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے زمانہ کفر میں سیدنا

حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے، **قتلت خیر الناس و شر الناس** (الاستیعاب فی المعرفۃ الاصحاب علی ہامش الاصابۃ باب الافراد فی الواو دار صادر بیروت، ۳/ ۶۴۵)۔ **میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔)**

67-82 ۔۔ امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ (67) سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک، اور طبرانی معجم کبیر و اوسط، اور ابو بکر عاقوالی فوائد میں اور ابن مردودیہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل (68) امیر المؤمنین مولیٰ علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی (69) حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد (70) حضرت امیر معاویہ اور احمد و بزار و ابو جعفر بن محمد طبری و ابو بکر مطیری (71) حضرت ابو سعید خدری ، اور ترمزی بافادہ تحسین (72) حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور (73) حضرت ابو ہریرہ سے تعلیقاً اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں (74) حضرت عبداللہ بن عمر اور ابو نعیم فضائل الصحابہ میں (75) حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں (76) حضرات براء بن عازب و (77) زید بن ارقم و (78) جیش بن جنادہ و (79) جابر بن سمرہ و (80) مالک بن حویرث و (81) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ، (82) زوجہ امیر المومنین علی، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سے راوی، حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و سلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی یارسول اللہ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا:

اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ صلواۃ

بعدی (صحیح البخاری، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۲۶)

والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ السلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

الا ترضیٰ ان تکون بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انک لست بنبی (المجمع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس بابا جامع مناقب علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، دار الکتاب بیروت، ۹/۱۲۰)

کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے:

جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی، حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ علیک وبارک وسلم۔ (المعجم الکبیر حدیث ۳۸۴ تا ۳۸۹، المکتبہ الفصیلۃ بیروت ۲۴/۱۴۷، ۱۴۶)

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا، فرمایا: سل عنہا علی ابن ابی طالب فھوا علم" مولیٰ علی سے پوچھیو وہ اعلم ہیں، سائل نے کہا: یا امیر المومنین! مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا:

تو نے سخت بری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عزت فرماتے تھے، اور بے شک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے مگر

یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو جب کسی بات میں کوئی شبہ پڑتا ان سے حاصل کرتے ۔ رضی اللہ تعالےٰ عنھم اجمعین ۔(فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل ،حدیث ۱۱۵۳، فضائل علی علیہ السلام موسستہ رسالہ البیروت ۲/ ۶۷۵)

(83)۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یا علی أخصمک بالنبوة ولا نبوة بعدی (حلیۃ الاولیاء المسندۃ فی مناقبھم و فضائلھم ۴ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دارالکتب العربی بیروت ۱/ ۶۵)	اے علی میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

84۔ حضرت علی کی عیادت

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار تھا، خدمت اقدس حضور سرور عالم ﷺ میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا:

برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیک مأ سلت اللہ لی شئیا الا سألت لک مثلہ ولا سألت اللہ شیئا الا عطانیہ غیرانہ قیل لی انہ لا نبی بعدک۔	اے ابن ابی طالب تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزّ و جل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا، اور میں نے جو کچھ چاہا رب عز و جل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔(کنزالعمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن جریر ، وطس و ابن شاہین فی السنۃ حدیث ۳۶۵۱۳ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۳/ ۱۷۰)

85۔93۔ ارشادات انبیاء و علماء کتب سابقہ سے   حاکم صحیح مستدرک میں

وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ ء کرام سے کہ سب اہل بدر تھے، رضی اللہ تعالےٰ عنھم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عز و جل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا، تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، ناہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح و علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتھم یا رب دعاء فا شیا فی الاولین و الاٰخرین امۃ حتیٰ انتھی الیٰ خاتم النبیین احمد فانتسخہ و قرأہ و امن بہ صدقہ

الٰہی! میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر سب اگلے پچھلوں میں یکے بعد دیگرے پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی ﷺ تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اسکی تصدیق فرمائی۔

حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا احمد و امت احمد ﷺ کو بلاؤ۔

فیأتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و امتہ یسعی نورھم بین ایدیھم (المستدرک للحاکم، کتاب التواریخ المتقدمین من الانبیاء، دار الفکر بیروت، ۲/ ۴۸-۵۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئینگے یوں کہ ان کے نور انکے آگے جولان کرتے ہوں گے۔

نوح علیہ السلام کے لئے شہادت ادا کریں گے، الحدیث وقد اختصرنا ہ (ہم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا)

94۔ (1) دار قطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، اور (2) ابن ابی الدنیا، اور بیہقی و ابو نعیم

دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الازہر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما اور (3) ابو نعیم دلائل میں من طریق یحیٰ بن ابراھیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور (4) معاذ بن المثنےٰ زوائد مسند مسدد میں بطریق منتصر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی ھذیل راوی ہیں اور (5) بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبد العزیز بن عمر جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور (6) ابن جریر تاریخ، اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن ابی عبد الرحمٰن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور (7) ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے راوی:

و ھذا حدیث معاذ فیہ صریح النص علی مرادنا مازدنا من الطریق اول ادرنا حولہ ھلالین

یہ حدیث معاذ کی ہے اس میں صریح نص ہے ہماری مراد پر، اور پہلے طریقہ سے جو ہم زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے (ت)

ذریب بن برثملا کی شہادت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج کے حلوان عراق کے لئے بھیجا، کہ یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلۃ تم نے کبیر کی برائی کی اے نضلہ! جب کہا اشھد اللہ لا الہٰ الا اللہ، جواب آیا اخلصت یا نضلۃ اخلاصاً تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشھد ان محمد رسول اللہ، آواز آئی نبی بعث لا نبی بعدہ ھو النذیر وھوالذی بشرنا بہ عیسیٰ بن مریم وعلیٰ راس امتہ تقوم الساعۃ، یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں، یہی ڈر سنانے والے ہیں یہی ہیں جنکی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہو گی، جب کہا حی علی الصلواۃ جواب آیا فریضۃ

فرضت (طوبیٰ لمن مشی الیھا و واظب علیھا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی اور شادمانی اس کے لئے جو اسکی طرف چلے اور اسکی پابندی رکھے، جب کہا حیی علی الفلاح، آواز آئی افلح من اتاھا و واظب علیھا (افلح من اجاب محمد ا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلواۃ جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و علیٰ رؤسھا تقوم الساعۃ، بقاہے محمد ﷺ کی امت کے لئے اور انہی کے سروں پر قیامت ہو گی، جب کہا اللہ اکبر . اللہ اکبر . لاالہ الا اللہ، آواز آئی اخلصت اخلاص کلہ یا نضلۃ فحرم اللہ بھا جسدک علی النار، اے نضلہ !تونے پورا اخلاص کیا تو اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے تمہارا بدن دوزخ پر حرام کر دیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمہاری بات سنی، تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزّ و جل اور اس کے نبی ﷺ اور (امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کے کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سفید مو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں، بندہ صالح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلواۃ والسلام کا وصی ہوں انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی طریق الثانی دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا، اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا انکے بعد کون ہوا؟ کہا ابو بکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر، کہا امیر المومنین سے میرا اسلام کہو، اور کہا ثبات وسداد و آسانی پر عمل رکھیو کہ وقت قریب آگا ہے،

پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ و حکمت کہے اور غائب ہو گئے، جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جایئے اور وہ ملیں تو انہیں میرا سلام کہیے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے۔) سعد رضی اللہ عنہ چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آ گئے (دلائل النبوۃ، ابو نعیم، عالم الکتب بیروت، الجزء الاول، ص۔۲۷۔۲۸)

(95)۔شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کرنے کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب میں سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم انکی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی کریم ﷺ کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آ کر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا، وہاں جاتے ہیں حضور ﷺ کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا، اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا کہ یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا:

انہ لم یکن الا کان بعدہ نبی الا هذا فانہ لا نبی بعدی و هذا الخلیفہ بعدہ

بے شک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو سوا اس نبی ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اسے جو میں دیکھوں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر تھی (المعجم الکبیر، حدیث ۱۵۳۷، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۲/۱۲۵)

96۔ بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفےٰ ﷺ ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا، حضرت عبادہ بن صامت، اور بیہقی و ابو نعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی، حضرت ہشام بن عاص سے راوی، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اسے کے شہہ نشین کے قریب پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہالا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ جانتا ہے اس کا شہہ نشین اس طرح ہلنے لگا جس طرح ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا کہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا اور ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اور اس کے اراکین دربار اسکے ساتھ تھے، ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے، وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو ویسا مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا کہ ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہالا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہ وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو کیا تمہاری چھتیں بھی اسی طرح کانپتی ہیں، ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد، دار لکتب العلمیہ بیروت ۱/۸۷۔۳۸۶)

ولو جعلنٰہ ملکا لجعلنہ رجلا و للبسنا علیھم ما یلبسون (القرآن)
اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد پہنے ہیں

ولہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں کبھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے،

الحرب بیننا و بینہ سجال ینال منا و ننال منہ (صحیح البخاری، باب کیف کان بدء الوحیٰ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴) رواہ الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
ہمارے اور ان کے درمیان جنگ، کبھی وہ اور کبھی ہم کامیاب ہوتے تھے۔ اس کو شیخین نے ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہرقل نے کہا ھذا اٰیۃ النبوۃ (کشف الستار عن زوائد البزار باب فیما عند اہل الکتاب من علامات نبوۃ موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/۱۱۷) یہ نبوت کی نشانی ہے، رواہ البزار و ابو نعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے بزار اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر پھر ہرقل نے ہمیں با اعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی مرد فراخ چشم بزرگ سرین کی ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ آدم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا: اس میں ایک خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار ہوئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر،

(آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ نوح ہیں ﷺ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، داربنی (کشادہ پیشانی)، رخسارے ستے ہوئے، سر پر نشان پپری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ ابراہیم ہیں ﷺ، پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد مصطفےٰ ﷺ کی تصویر منیر تھی، بولا: پ انہیں پہچانتے ہو، ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، وہ بولا: تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا، ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم ﷺ کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور ﷺ کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہو پھر بیٹھ گیا، دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: **اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لانظر ما عندکم** (جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادہ بن الصامت، حدیث ۱۵۶۴۱ دارالفکر بیروت ۲۰/۶۳) سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے سے پیش کیا کہ اگر وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے کہ اٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون (القرآن الکریم ۶۱/۸) اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تام فرمائے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

والحمد للہ رب العٰلمین (القرآن الکریم ۱/۱) تمام تعریفیں اللہ رب العٰلمین کے لئے۔

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اسے بعد حدیث میں اور انبیاؑ علیہم السلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصر حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا، جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط واسحٰق ویعقوب واسمٰعیل ویوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہٰذا اسی سے اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ میں زائد ہوا اُسے خطوط ہلالی میں بڑھائیں، فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) (در منثور بحوالہ ابی یعلیٰ وابن عساکر تحت آیہ سبحٰن الذی، منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۴/۱۴۸)

مرد مرغول مو سخت گھونگھر والے بال آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا: انھیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ ی ہارون علیہ السلام ہیں، پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثار غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسار ہلکے، چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت، صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمھارے نبی ﷺ کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ

والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ السلام کے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلواۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئی (یہ سالہا سال کے گریہ خوف الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسار انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے) جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تلوار حمائل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: داؤد علیہ السلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فربہ سرین، پاؤں میں طول، گھوڑے پر سوار، جس کے ہر طرف پر لگے تھے (حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حلیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام میں ہے قد میانہ سے زائد دراز سے کم سینہ، چوڑا، خون کی سرخی بدن پر جھلکتی، بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ) گردن دبی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلواۃ والسلام ہیں (اور دیہ پر دار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضاء، متناسب (یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان الحمدللہ صحیح ہے) کہا: یہ عیسٰے بن مریم علیہما الصلواۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں، ہمیں یقین ہیں کہ یہ سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کی تصویر کریم کے مطابق پائی، کہا: آدم علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے، حق سبحانہ تعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں، کہ مغرب شمس کے پاس خزانہء آدم علیہ الصلواۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ تحریر میں اتاریں کہ بعینھا وہیں چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا

جو غلاموں کے ساتھ نہات سخت برتاؤرکھتا(مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا)پھر ہمیں جائزے دے کر رخصت کیا(ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے آکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اسکا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد ﷺ کی نعت پاتے ہیں (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماوجد من صورۃ نبینا محمد ﷺ مکتبہ الاثریہ لاہور ا/۳۸۸تا۳۹۰)

97۔ مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی

امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمان اقدس ﷺ لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر واسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے ان سے دریافت کیا کہ محمد ﷺ کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: توحید و نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وحج ووفائے عہد، پھر اس نے حضور کا حلیہ مبارک پوچھا، انہوں نے بااختصار بیان کیا، وہ بولا:

قد بقیت اشیاء لم تذکر ھا فی عینہ حمرۃ قلت ما تفارقہ و بین کتفیہ خاتم النبوۃ الخ

ابھی اور باتیں باقی ہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ مہر نبوت ہے

پھر حضور اقدس ﷺ کی صفات کریمہ بیان کر کے بولا:

مجھے یقیناً معلوم تھا ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ شام میں ظاہر ہو گا کہ وہ شام میں ظاہر ہو گا کہ اگلے انبیاء نے وہاں پہ ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کی انہوں نے عرب میں ظہور فرمایا ۔محنت میں مشقت کی زمین میں، اور قبطی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے اور عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے ۔(شرح الزرقانی علی المواهب بحوالہ واقدی وابن عبدالحکیم المقصد الثانی، الفصل الثانی ،الفصل الثالث، دارالمعرفۃ بیروت ۳/۳۰۵)

تتمہ ءحدیث: ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحٰق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد ان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ:

قد علمت ان نبیا بقی و کنت اظن انه یخرج بالشام و قد اکرمتک رسولک و بعثت الیک بهدیة (الطبقات الکبرٰی، ذکر بعثۃ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الخ، دار صادر بیروت ۱/۲۶۰)

مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

98۔ عبد اللہ بن سلام کا واقعہ ایمان

بیہقی دلائل میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے راوی، جب میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چرچا سنا اور حضور کے صفت ونام وہیئات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے توقع کر رہے تھے، سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروز پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی: اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے؟ میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اهو النبی کنا نخبر به انه یبعث مع الساعة. قلت لها نعم (دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی دخول عبد اللہ بن سلام علیٰ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۵۳۰)

اے میرے بھتیجے کیا وہ نبی ہیں جن کی خبر دئے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا: نعم ہاں، الحدیث

99۔ خطیب و ابن عساکر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انا احمد و محمد و الحاشر و المقفی و الخاتم (تاریخ بغدادی للخطیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دار الکتاب العربی بیروت ۵ /۹۹)

میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہاں کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا۔ ﷺ

100۔ ہجرت حضرت عباس ابو یعلیٰ و طبرانی و شاشی و ابو نعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے موصولاً اور رؤیانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی ﷺ نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور ﷺ نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا عم اقم مکانک الذی انت فیه . فان الله یختم بک الهجرة کما الهجرة کما ختم بی النبوة (تہذیب تاریخ دمشق الکبیر، ذکر من اسمہ عباس، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۷ /۲۳۵)

اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں، ﷺ

101۔ امام اجل فقیہ محدث ابو اللیث سمر قندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:

ہمیں ابو بکر محمد بن احمد ان کو ابو عمران ان کو عبد الرحمٰن ان کو داوٗد ان کو عباد بن کثیر ان کو عبد خیر سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ ت

جب سورہ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس ﷺ کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی، حضور فوراً بر آمد ہوئے، پنجشنبہ کا دن تھا، منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا

مدینے میں ندا کر دو ''لوگو رسول اللہ ﷺ کی وصیت سننے چلو'' یہ ندا سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہو گئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حد یہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو، پھر حضور ﷺ منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الٰہی بجالائے، انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا:

انا محمد بن عبداللّٰه بن عبدالمطلب بن هاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی ،الحدیث ، ھذا مختصر ۔(تنبیہ الغافلین، باب الرفق، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ص ۴۳۷)

میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطب بن ھاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الحدیث، ہذا مختصر۔

102۔چارپائے کلام کرتے ہیں ابن حیان و ابن عساکر حضرت ابو منظور و ابو نعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے داد کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے **کلھم لا یرکبه الا نبی** ،ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے **وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک** مجھے یقینی توقع تھی کہ مجھے حضور اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً گرادیا کرتا، وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا اسے

اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنویں میں گر کر مر گیا۔ (المواہب الدنیہ بحوالہ ابن عساکر عن ابی منظور، مقصد رابع، فصل اول، المکتب الاسلامی بیروت ۲ / ۵۵۴)

یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے، مگر آباء کی جگہ تین بھائیوں اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں ۔الحدیث۔ قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں اور نہ ہی ابن دحیہ کی سوسمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل اعتراض چیز نہیں اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی کذاب اور وضاع اور متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام عسقلانی نے نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اقتصار کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے اور انہوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسمار والی حدیث کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں خصوصاً جبکہ اس کو بڑے ائمہ حفاظ جیسے ابن عدی ان کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہو، امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا، موجوع کیسے کہا جائے جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے جس میں سلمیٰ مذکور نہیں اس طریق کو ابو نعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے **قلت** (میں

کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا حالانکہ انہوں نے اس کتاب کے خطبہ میں ذکر فرمایا ہے میں اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دور رکھا ہے۔ اھ قلت (میں کہتا ہوں) زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ دمیری حیواۃ الحیوان میں اس کو ذکر فرمایا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور جامع الکبیر میں دیکھا انہوں نے اس کو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں انہوں نے اسے اپنی جامع میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا تو "ابن" کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ منتہی راوی یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرنا اولیٰ ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہو سکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

103۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارالفکر بیروت ۵/ ۴۵۴) میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

104۔ احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روای، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لا یبقی بعدی من النبوۃ شئی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، دارالفکر بیروت ۶/ ۱۲۹)

میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

105۔ تیس کذّاب ابو بکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو، عبید نے اس پر "قبل یوم القیامۃ" کو زائد کیا۔ (مصنف ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱ دارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی ۱۵/ ۱۷۰)

106۔ علی بمنزلہ ہارون خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انما علی منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۴۰۲۳ الحسن بن یزید، دارالکتاب العربی بیروت ۷/ ۴۵۳)

علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں

107۔ امام احمد مناقب امیر المومنین علی میں مختصراً، اور بغوی و طبرانی اپنی معاجیم، باوردی معرفت، ابن عدی کامل، ابو احمد حاکم کنیٰ میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں، سب زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں راوی، وھذا حدیث واحمد (اور یہ حدیث احمد ہے) جب حضور سید عالم ﷺ نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں بھائی چارہ کیا امیر امومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ کیا اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منّی بمنزلة ھارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی (تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر من اسمہ سلمان ،ترجمہ سلمان بن الاسلام الفارسی دارش احیاء العربی بیروت ۲۰۳/۶)	قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المومنین نے عرض کی: مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی، عرض کی انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

108۔ ابن عساکر بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی، حضور اقدس ﷺ نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں،

کنز العمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ بن عقیل اپنے والد ماجد اور ان کے دادا عقیل سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل، یہ عبد اللہ تابعی ہیں نہایت صادق، نسائی کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار ہیں امام ذہبی نے فرمایا ان کے والد بھی تابعی اور مقبول، ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ (ت)

وما انت یا علی فانت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ غیر انی لا نبی بعدی (کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبد اللہ بن عقیل حدیث ۳۳۶۱۶ موسسۃ رسالۃ بیروت ۷۳۹/۱۱)	تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں ﷺ آمین

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ادارہ کی دیگر کتب